مرثیہ

کہوں کس سے فلک کی بیوفائی
کہین بھی محنت کی رات ایسی آئی
کہ جن نے آج یہ شادی اٹھائی
کہ بنرے سے ہو بنری کی جدائی

وہ بنرا جسکو سب کہتے تھے قاسم
سو دشت کربلا مین لے گئے ظالم
وہ بنرا تھے ملائک جسکے خادم
سر اسکا کاٹ لین یہ بھی خدائی

کہے مان اسکی ایسا دکھ سہون مین
کہو تو یہ کہ جی کر کیا کرون مین
مرے قاسم سا بیٹا اور جیون مین
عجب ساعت سے یہ شادی اٹھائی

نہو غم کسطرح اس شادی کا باب
ندین دولھا کو ہرگز قطرہ اجاب
کہین یہ رسم دیکھی تم نے احباب
اجل جی نیگ لے شربت پلائی

نہ سہرے کا چھپانا کب ہو میسر
دھری تھی بیاہ کی خونے لگن بھر
نہین چادر کسی سمدھن کے سر پر
کٹی کنگنے کے بندھتے ہی کلائی

کسی ساچق کا دیکھا ہے یہ آئین
بنائین کھانچیان نیزو نیہ دھرلین
کٹم کے سر کٹا کر مٹکیان لین
چلے دولھن کے گھر یون لے مٹھائی

کرون کیا ذکر آتشبازی کا مین
اٹھایا بیاہ ایسا آسمان زمین
انار آسا اگن سے دل بھری ہین
رہی اک چھوٹ ہر منھ پر ہوائی

ہوا یہ ہم زن شادی تو بدذات
کیے مہندی کی قصب بنری نے ہیہات
کٹی اس بیاہ مین یون مہندی رات
بنے کی خون سے سینچی حنائی

یہ سب بنرو نسے بنرا ہے نرالا
جہان بیٹھے تو ہی تو ہو کا تھالا
چلے آنکھوں سے جسکی خونکا نالا
عجب اسکے لیے مسند بچھائی

زمین و آسمان گر کوئی چھانے
کہین دیکھا کہ دولھا کی قضا نے
نہ ان رسمونکے وہ پاوے ٹھکانے
لیا ہونیگ سر سہرا بندھائی

گل آرائش گریبان زخم بدن مین
برنگ لالہ خونسے سرخ تن مین
کنول کے پھول چاک پیرہن مین
اسے کیسے غضب باکدخدائی

چڑھے جب بیاہنے بنری کی برکو
لٹایا چرخ نے دونون کی گھر کو

کوئی کوٹے ہے سینہ کوئی سر کو
جو نوبت آ رہی تو یہ نوبت دہرائی

زہے شادی کہ جسمیں تخت کی رات
کہوں کیا آرسی مصحف کی میں بات
انگنائے ہو گئی پڑنے میں نوبات
نہ پھر دولھانے شکل اپنی دکھائی

کہیں یوں بیاہ میں گائی بدھاوے
وہ باہم سمدھیانے کو پٹھاوے
کہ ہر اک نوحہ گر نوحے کو آوے
الم ہر ایک سے لیوے بدھائی

کسی نے کھائے گر اس بیاہ کے پان
دیے ہیں سمدھنوں کو بار جو یان
لہو کے سرخ ہیں لوہو کے دندان
سو زنجیر انکی گردن میں پنہائی

زہے یہ بیاہ جسکی حشر تک دھوم
بچاری سمدھنوں کو کھانا معلوم
مریں پیاسے براتی ہو کے مظلوم
سبھوں نے زرد ہی رو جان اپنی گنوائی

کہیں یہ بیاہ کا دیکھا ہے معمول
بنی سر خاک کر منھ سے ملے دھول
کہ شہ کی چوتھی کو بیچ کر ہوں پھول
کہیں یوں کھیلنے میں چوتھی آئی

غرض ارض و سما تا ہوے کے برہم
کریگا نیک و بد کے دل میں گھر غم
رہیگا جگ میں اس شادی کا ماتم
نہیں شادی یہ آفت ہے سمائی

خموشی ہو سودا یاں آ کے نہ بول اب
ترا کونین سے بر آوے مطلب
کہ ہے اس غم سے عالم جان بر لب
کہ جیسی تو نے یہ خلقت رلائی

مرثیہ مفردہ

اے امام زمان واویلا
سید دو جہان واویلا
آج تجھ یادگار حیدر کا
نہیں جگ میں نشان واویلا
رن میں بے سر پڑا ہے تیرا تن
شاہ کون و مکان واویلا
نازک اندام پر ترے رنگین
زخم تیغ و سنان واویلا
لوتھ پر تیری کوئی آج نہیں
شیر بن پاسبان واویلا
تجھ بغیر از مدینہ ہے سونا
اے محمد کی جان واویلا
جو کہ گذرا ہے تجھ پہ جور و ستم
کیا کروں میں بیان واویلا
خلق سیراب و تشنگی سے تری
خشک منھ میں زبان واویلا